اس گستاخ مصنف کو نہ تو حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فرمان نظر آیا نہ ہی بخاری شریف کی احادیث نظر آئیں کہ خود حضور علیہ السلام نے مدعیانِ مماثلت کا منہ بند کر دیا ہے اور صاف فرما دیا ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں اور تم میں کون سا میری مثل ہے۔ یہ مصنف اگر حق پر ہوتا اور ما انا علیہ و اصحابی پر ایمان لاتا تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتا۔ مصنف کی نظر میں اگر احادیث کی عظمت اور اقوال صحابۂ کرام کی عزت ہوتی تو ہرگز مدعی مماثلت نہ بنتا۔

لیکن مصنف نے تو اپنے بزرگوں کی سنّت کو زندہ کیا ہے اور اپنے پیشواؤں کا اتباع کیا ہے جسکو قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا[۱]	تو اس قوم کے سردار جو کافر تھے بولے ہم تو تمہیں اپنا مثل بشر دیکھتے ہیں۔
قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا[۲]	کافروں نے کہا تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر۔

ان آیات سے ظاہر ہو گیا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا قول ہے کہ وہ انبیاء کو اپنی مثل بشر کہا کرتے تھے۔ مصنف نے بھی انہیں اپنے بزرگ کفار کی سنت کو زندہ کیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کفار کی مماثلت ثابت کر کے اپنا سلسلہ اتباع کو ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے بزرگ کفار کے قول پر اور مسلک پر ہے۔ تو جب یہ مصنف کفار کا متبع ہے۔ ان کے قول پر ایمان لایا ہے تو پھر اس کو نہ کوئی حدیث فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ نہ اقوال صحابۂ کرام نہ اقوال سلفِ صالحین نافع ہو سکتے ہیں۔ پھر مصنف انہیں تشبیہ کی مثالوں میں ایک مثال پیش کر کے حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بیان کرتا ہے۔

اس گستاخ مصنف کو نہ تو حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فرمان نظر آیا نہ ہی بخاری شریف کی احادیث نظر آئیں کہ خود حضور علیہ السلام نے مدعیانِ مماثلت کا منہ بند کر دیا ہے اور صاف فرما دیا ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں اور تم میں کون سا میری مثل ہے۔ یہ مصنف اگر حق پر ہوتا اور ما انا علیہ و اصحابی پر ایمان لاتا تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتا۔ مصنف کی نظر میں اگر احادیث کی منزلت اور اقوال صحابۂ کرام کی عزت ہوتی تو ہرگز مدعی مماثلت نہ بنتا۔

لیکن مصنف نے تو اپنے بزرگوں کی سُنّت کو زندہ کیا ہے اور اپنے پیشواؤں کا اتباع کیا ہے جسکو قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ؎	تو اس قوم کے سردار جو کافر تھے بولے ہم تو تمہیں اپنا مثل بشر دیکھتے ہیں۔
قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؎	کافروں نے کہا تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر۔

ان آیات سے ظاہر ہو گیا کہ حضرات انبیا علیہم السّلام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا قول ہے کہ وُہ انبیاء کو اپنی مثل بشر کہا کرتے تھے۔ مصنّف نے بھی انہیں اپنے بُزرگ کفار کی سُنت کو زندہ کیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کفار کی مماثلت ثابت کر کے اپنا سلسلۂ اتباع کو ظاہر کر دیا کہ وُہ اپنے بُزرگ کفار کے قول پر اور مسلک پر ہے۔ تو جب یہ مصنّف کفار کا متبع ہے۔ ان کے قول پر ایمان لایا ہے تو پھر اس کو نہ کوئی حدیث فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ نہ اقوال صحابۂ کرام نہ اقوال سلفِ صالحین نافع ہو سکتے ہیں۔ پھر مصنف انہیں تشبیہ کی مثالوں میں ایک مثال پیش کر کے حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بیان کرتا ہے۔